سورة ابراهيم

آیات ۱۷ - ۲۳

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهٗ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيظٌ
﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۣ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا
كَسَبُوا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيدُ ﴿۱۸﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ إِنْ يَّشَأْ
يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا
لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوا لَوْ هَدٰىنَا
اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيصٍ ﴿۲۱﴾ ع
وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ
مِّنْ سُلْطٰنٍ إِلَّآ أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۚ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوٓا أَنْفُسَكُمْ ؕ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ
بِمُصْرِخِيَّ ؕ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَآ أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ ؕ إِنَّ الظّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۲﴾
وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ
تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

سورۃ ابراہیم - آیات ۱۸ تا ۲۳

ان حالات کی تفصیل جن سے کفار و مشرکین کو آخرت میں سابقہ پیش آئے گا

- ✓ اخلاص سے تہی اعمال کی مثال - راکھ کی سی، جس کا آندھی کی ہوا سے نام و نشان تک مٹ جاتا ہے
- ✓ کفر و شرک پر رہتے ہوئے کیے گئے اعمال رائیگاں چلے جاتے ہیں
- ✓ قیامت کے روز (حقیقتِ حال سامنے آجانے پر) اپنے لیڈروں کی اندھی پیروی کرنے والے پیرو اُن پر لعنت کریں گے جن کی بدولت وہ جہنم تک آ پہنچے
- ✓ شیطان بھی اپنے پیچھے چلنے والوں سے برأت کا اظہار کرے گا، کہ اس نے تو محض دعوت دی تھی تو لوگ اندھا دھند اس کے پیچھے چل پڑے
- ✓ اہل ایمان کے لیے باغات، انعامات، مبارک سلامت کی صدائیں اور رب کی خوشنودی

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهٗ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ن

مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيدٍ ۙ﴿۱۶﴾ اس کے پیچھے جہنم ہے اور وہ پیپ والے پانی سے پلایا جائے گا۔

يَّتَجَرَّعُهٗ - وہ مشکل سے گھونٹ گھونٹ پیے گا اس کو

تَجَرَّعَ يَتَجَرَّعُ ، مصدر تَجَرُّعٌ : گھونٹ گھونٹ پینا (V)

جَرَعَ يَجْرَعُ ، جَرْعًا ایک ہی دفعہ غٹا غٹ پی جانا

جُرْعَةٌ : ایک گھونٹ

وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهٗ - اور نہ قریب ہوگا کہ حلق سے اتارے اسے

كَادَ يَكَادُ ، كَوْدٌ : کوئی کام کرنے کے قریب ہونا

اَسَاغَ يُسِيغُ ، اِسَاغَةٌ : حلق سے اتارنا (IV)

وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ - اور آئے گی اس کے پاس موت

اَتٰى يَأْتِي ، اِتْيَانٌ : آنا

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ - ہر جگہ (طرف) سے

وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ - اور نہیں ہوگا وہ مردہ (مرنے والا)

مَيِّت : مردہ (مرنے والا)

وَمِنْ وَّرَآئِهٖ - اور اس کے پیچھے

وَرَآء : پیچھے۔ (آگے، سامنے، پہلے کے معنی بھی)

عَذَابٌ غَلِيظٌ - ایک عذاب ہے بہت سخت

غَلِيظ ، غِلْظَةٌ بہت سخت، شدید

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾

مَثَلُ الَّذِيْنَ - مثال ان لوگوں کی

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ - جنہوں نے کفر کیا اپنے رب کے ساتھ (یہ ہے کہ)

اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨ - اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں

رَمَدَ يَرمِدُ ، رَمْدًا : آگ کا بجھ کر ٹھنڈا ہو جانا۔ راکھ ہو جانا

رِمَاد : راکھ - (قرآن میں صرف اسی جگہ استعمال ہوا ہے)

اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ - بہت سخت چلی اس پر ہوا

(ش د د) اِشْتَدَّ يَشْتَدُّ ، اِشْتِدَادٌ : سخت ہونا (VIII)

رِيْح : ہوا

فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ - آندھی والے دن میں

عَاصِف: ایسی تیز ہوا، جو چیزوں کو اڑائے پھرے

لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا - وہ قدرت نہیں رکھیں گے اس میں سے جو

قَدَرَ يَقْدِرُ ، قُدْرَةٌ : قدرت رکھنا، قادر ہونا

كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ - انہوں نے کمایا کسی چیز پر

كَسَبَ : کمانا (عمل سے نیکی یا برائی کمانا، یا محنت مزدوری کر کے کمانا، سب کے لیے كَسَبَ)

ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ - یہی ہے وہ دور کی گمراہی

ضَلَال : گمراہی

بَعِيْد : دور

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾

جسے وہ زبردستی حلق سے اتارنے کی کوشش کرے گا اور مشکل ہی سے اتار سکے گا موت ہر طرف سے اس پر چھائی رہے گی مگر وہ مرنے نہ پائے گا اور آگے ایک سخت عذاب اس کی جان کا لاگو رہے گا ۔ جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے ان کے اعمال کی مثال اُس راکھ کی سی ہے جسے ایک طوفانی دن کی آندھی نے اڑا دیا ہو وہ اپنے کیے کا کچھ بھی پھل نہ پا سکیں گے یہی پرلے درجے کی گمراہی ہے

which he will gulp but will scarcely swallow, and death will come upon him from every quarter, and yet he will not be able to die. A terrible chastisement lies ahead in pursuit of him.
This is the example of those who disbelieve in their Lord: their works are like ashes upon which the wind blows fiercely on a tempestuous day. They shall find no reward for their deeds. That indeed is the farthest point in straying.

محمد اقبال

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ؀۱۸

کفر وشرک کے راستے پر کیے گئے اعمال کی تمثیل

- یہ آیت کریمہ دنیا کی زندگی میں اختیار کیے گئے راستے اور پھر اس کے نتیجے میں کیے گئے اعمال کی حقیقت کے لحاظ سے عظیم آیت ہے۔ کیونکہ یہ انسان زندگی کے راستے اور اس کے انجام کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔اس نظریے اور عظیم حقیقت کو قرآنِ کریم میں دوسری جگہ پر بھی بیان کیا گیا ہے

☜ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی بھی عمل کی قبولیت کے لیے ایمان لازمی اور بنیادی شرط ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کو واضح طور پر بیان کر دیا ہے قرآنِ کریم میں۔اس حدِ معیار (Threshold) سے نیچے کسی عمل کا کوئی وزن نہیں:

☜ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا، جنہوں نے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے دشت بے آب میں سراب کہ پیاسا اُس کو پانی سمجھے ہوئے تھا، مگر جب وہاں پہنچا تو کچھ نہ پایا (24:39)

☜ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا ، اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے، انہیں لے کر ہم غبار کی طرح اڑا دیں گے (25:23)

☜ تمام انسانوں خواہ وہ خدا کو نہ ماننے والے ملحدین ہوں، ایک مذہب کے ماننے والے ہوں یا کسی دوسرے مذہب کے، سیکولر ہوں یا محض اخلاقیات کو ماننے والے سب کے ہاں نیکی کا ایک تصور موجود ہے کہ نیکی انسان مین موجود روح کی ضرورت ہے لیکن نیکی کا معیار صرف وہی قابل قبول ہوگا جو اللہ نے خود قائم کیا ہے ۔ انسانی اعمال کی نیکی کا شمار صرف ایمان کے دائرے میں قدم رکھنے کے بعد ہوگا۔اس دائرے سے باہر اپنے تئیں خواہ کتنا ہی بڑا نیکی کا عمل ہو قابل قبول نہیں

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ ١٨

نافرمانی و سرکشی کے راستے پر کیے گئے اعمال کی تمثیل

- جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ نمک حرامی، بے وفائی، خود مختاری اور نافرمانی و سرکشی کی روش اختیار کی، اور اطاعت و بندگی کا وہ طریقہ اختیار کرنے سے انکار کر دیا جس کی دعوت انبیاء علیہم السلام لے کر آئے ہیں، ان کا پورا کارنامہ حیات اور زندگی بھر کا سارا سرمایہ عمل آخرکار ایسا لاحاصل اور بے معنی ثابت ہوگا جیسے ایک راکھ کا ڈھیر تھا جو اکٹھا ہو ہو کر مدت دراز میں بڑا بھاری ٹیلہ سا بن گیا تھا، مگر صرف ایک ہی دن کی آندھی نے اس کو ایسا اڑایا کہ اس کا ایک ایک ذرہ منتشر ہو کر رہ گیا
- ان کا شاندار تمدن، ان کی پر فریب تہذیب، ان کی حیرت انگیز صنعتیں، ان کی زبردست سلطنتیں، ان کی عالیشان یونیورسٹیاں، ان کے علوم و فنون اور ادب لطیف و کثیف کے ذخیرے، حتیٰ کہ ان کی عبادتیں اور ان کی ظاہری نیکیاں اور ان کے بڑے بڑے خیراتی اور رفائی کارنامے بھی، جن پر وہ دنیا میں فخر کرتے ہیں، سب کے سب آخرکار راکھ کا ایک ڈھیر ہی ثابت ہوں گے جسے یوم قیامت کی آندھی بالکل صاف کر دے گی اور عالم آخرت میں اس کا ایک ذرہ بھی ان کے پاس اس لائق نہ رہے گا کہ اسے خدا کی میزان میں رکھ کر کچھ بھی وزن پا سکیں (ت.ق)
- جن لوگوں نے ایمان کی بنیادی لکیر کو پار نہیں کیا مگر دنیا میں بڑے بڑے رفاعی کارنامے سرانجام دیے ان کے بارے میں اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں کے نیک اعمال کا کیا ہوگا، کیا انھیں اس کی کوئی جزاء ملے گی یا نہیں ؟ قرآنِ مجید کے اس مقام اور محولہ بالا دو مقامات (سورۃ النور آیت ۳۹ اور سورۃ الفرقان آیت ۲۳) سے واضح طور پر جواب مل گیا
- اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کے لیے ایمان اور اخلاص بنیادی اور لازمی ضروریات ہیں

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ؀

o عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنْ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ (صحيح مسلم - 2808)

o سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ مومن پر (اس کی) نیکی کے معاملہ میں ذرا سا بھی ظلم نہیں کرے گا۔ اس کو اس کی نیکی کا بدلہ دنیا میں بھی دیا جائے گا اور آخرت میں بھی دیا جائے گا اور کافر نے جو اچھے عمل کیے ہوں گے تو اس کو ان (نیک) اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کی کوئی نیکی باقی نہیں ہوگی کہ جس کا اسے ب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دلہ دیا جائے

o عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَيُطْعِمُ الْمِسْكِينَ، فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ؟ قَالَ: " لَا يَنْفَعُهُ، إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا: رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ" (صحيح مسلم)

o حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ، ابن جدعان زمانہ جاہلیت میں اسلام سے قبل حالت کفر میں صلہ رحمی کرتا تھا مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا تو کیا اس سے اس کو فائدہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کام اسے کوئی فائدہ نہ دیں گے کیونکہ اس نے کبھی یہ نہیں کہا رَبِّ اغفِرلِی خَطِیئَتِی یَومَ الدِّینِ یعنی اے میرے پروردگار قیامت کے دن میرے گناہوں کو معاف فرما دینا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ﴿۱۹﴾ وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ - کیا نہیں تو نے دیکھا (غور کیا) کہ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ - بیشک اللہ نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ - اگر وہ چاہے تو وہ لے جائے تم لوگوں کو

اَذْهَبَ يُذْهِبُ ، اِذْهَابٌ: لے جانا (۱۷)

وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ - اور لے آئے کوئی نئ مخلوق کو

اَتٰى يَاْتِيْ ، اِتْيَانٌ : آنا

وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ - اور نہیں ہے یہ اللہ پر ہرگز مشکل

عَزِيْزٌ : غالب، قوی، زبردست

وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا - اور وہ پیش ہوں گے اللہ کے سامنے سب

بَرَزَ يَبْرُزُ ، بُرُوْزٌ : کھلی جگہ پر جانا۔ ظاہر ہونا۔ پیش ہونا

کھلی جگہ (جنگل کی طرف) جانا قضائے حاجت کے لیے (تَبَرَّزَ) [براز بمعنی پاخانہ]

جنگ میں کھلے میدان میں دوبدو لڑائی کے لیے نکلنا (مبارزت)

فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا - پھر کہیں گے ضعیف لوگ

ضُعَفَاء ، ضَعِيْف: کی جمع (کمزور)

جو لوگ دنیاوی لیڈروں، پروہتوں، پیروں، پادریوں .... کے پیچھے بغیر سوچ سمجھے چلتے ہیں قرآن نے انہیں ضعیف کہا ہے (40:47 ،14:21 ،22:73)

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا - جو بڑے بنے ہوئے تھے (دنیا میں)

اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾

اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا - بیشک ہم تھے تمہارے تابع

تَبَعًا : پیروی کرنے والے (جمع) - اس کا واحد تابِعٌ ہے

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا - تو کیا آج تم کام آنے والے ہو ہمارے

أغْنَى يُغْنِي ، إغْنَاءً : کام آنا (IV)

مُغْنِي: کام آنے والا (اسم فاعل) - اسکی جمع مُغْنُون - کام آنے الے

مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ - اللہ کے عذاب سے (بچانے کے لیے)

مِنْ شَيْءٍ - کچھ بھی

قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ - (تو) وہ کہیں گے اگر ہمیں ہدایت دیتا اللہ

لَهَدَيْنٰكُمْ - تو ہم بھی تمہیں ہدایت کرتے

سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ - برابر ہے ہم پر خواہ ہم جزع فزع کریں

جَزِعَ يَجْزَعُ ، جَزْعًا: واویلا کرنا، جزع فزع کرنا

اَمْ صَبَرْنَا - یا ہم صبر کریں

مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ - نہیں ہمارے لیے کوئی بچنے کی جگہ

حَاصَ يَحِيْصُ، حَيْصًا بچنا، بچ نکلنا

مَحِيص: بچنے کی جگہ

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنْ يَّشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٩﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿٢٠﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا
فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۚ سَوَآءٌ
عَلَيْنَآ أَجَزِعْنَآ أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٢١﴾

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے آسمان وزمین کی تخلیق کو حق پر قائم کیا ہے؟ وہ چاہے تو تم لوگوں کو لے جائے اور ایک نئی خلقت تمہاری جگہ لے آئے . ایسا کرنا اس پر کچھ بھی دشوار نہیں ہے اور یہ لوگ جب اکٹھے اللہ کے سامنے بے نقاب ہوں گے تو اُس وقت اِن میں سے جو دنیا میں کمزور تھے وہ اُن لوگوں سے جو بڑے بنے ہوئے تھے، کہیں گے "دنیا میں ہم تمہارے تابع تھے، اب کیا تم اللہ کے عذاب سے ہم کو بچانے کے لیے بھی کچھ کر سکتے ہو؟" وہ جواب دیں گے "اگر اللہ نے ہمیں نجات کی کوئی راہ دکھائی ہوتی تو ہم ضرور تمہیں بھی دکھا دیتے اب تو یکساں ہے، خواہ ہم جزع فزع کریں یا صبر، بہر حال ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں

Do you not see that Allah created the heavens and the earth in Truth? Were He to will, He could take you away and bring a new creation. That is not at all difficult for Allah. Then all of them will appear exposed before Allah, and the weak ones will say to the haughty ones: "We merely followed you. Will you, then, protect us from Allah's chastisement?" They will say: "Had Allah shown us the Way to our salvation, we would surely have also guided you. Now it is all the same whether we cry or suffer patiently, we have no escape.

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٢١﴾

آخرت کی حاضری کا ایک منظر

- روزِ قیامت جب تمام انسان اللہ کی عدالت میں حاضر ہوں گے ، دنیا کے تمام غیب اور رسولوں کی باتیں لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے (حقیقت سامنے آشکار ہو جائے گی) تو دنیا میں بغیر سوچ سمجھے ، لیڈروں کی اندھی پیروی کرنے والوں اور ان لیڈروں کے درمیان تکرار، جھگڑے اور ایک دوسے پر لعن طعن کا منظر بیان کیا گیا ہے (سورۃ المؤمن : ۴۷- ۴۸، سورۃ سبا : ۳۱ تا ۳۳، اور سورۃ الأعراف : ۳۸- ۳۹ میں بھی اسی مضمون کی منظر کشی کی گئی ہے)
- ان اندھی پیروی کرنے والوں کو قرآن نے " ضعفاء " کہا ہے، جو اُن کے بے عقل، جاہل اور کمزور فہم ہونے پر دلیل ہے
- ان کے مقابل کردار " لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا "جو "بڑے" بنے ہوئے تھے دنیا میں اور ان ضعفاء کو اپنے پیچھے چلایا
- ان بڑوں کا اطلاق ایک وسیع طبقے پر (جس میں ملاء (سردار)، پروہت/پیر/پادری (clergy)، نئے نئے فرقوں کے بانی، اور حکمران جو عوام کالانعام کو گمراہ کرکے اپنے پیچھے چلاتے ہیں اور حق سے بے بہرہ کرتے ہیں
- یہ ایک زبردست تنبیہ ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے قومی، خاندانی، معاشرتی رسم و رواج کے بندھنوں یا یا ذاتی پسند و ناپسند کو اپنی مجبوری اور کمزوری بنا کر ایک حجت قرار دیتے ہیں ایسے "بڑوں" کے پیچھے چلنے کو، اور یہ نہیں دیکھتے کہ جن کے پیچھے ہم چل رہے ہیں وہ ہمیں کہاں لے جارہے ہیں، ان کو بتایا جارہا ہے کہ آج جو تمھارے لیڈر اور پیشوا اور افسر اور حاکم بنے ہوئے ہیں، کل ان میں سے کوئی بھی تمھیں خدا کے عذاب سے ذرہ برابر بھی نہ بچا سکے گا۔
- یہی مستکبرین (بڑے) اپنی بے بسی کا اظہار کریں گے اور کہیں کہ ہم تو خود گمراہ تھے تمھیں کیسے ہدایت دیتے؟ اب تو شکوہ شکایت کا وقت گزر چکا، یہ تو نتائج بھگتنے کا وقت ہے، خواہ ہم چیخیں چلائیں یا صبر کریں نہ یہ ٹلنے والے ہیں اور نہ ہمارے لیے کوئی راہ فرار باقی رہی ہے

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ - اور شیطان کہے گا

لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ - جب فیصلہ کر دیا جائے گا معاملے کا

قَضَآء : فیصلہ کرنا

اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ - بیشک اللہ نے وعدہ کیا تھا تمہارے ساتھ

وَعْدَ الْحَقِّ - سچا وعدہ

وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ - اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا تو میں نے خلاف ورزی کی تم سے

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ - اور نہیں تھا میرے لیے تم پر

مِّنْ سُلْطٰنٍ - کوئی زور (اختیار)

اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ - مگر یہ کہ میں نے تم کو دعوت دی

دَعَا يَدْعُوْا ، دَعْوَةٌ : دعوت دینا

فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ - تو قبول کرلی تم نے میری (دعوت)

اِسْتَجَابَ يَسْتَجِيْبُ ، اِسْتِجَابَةٌ : مان لینا، قبول کرنا (X)

فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ - تو اب نہ کرو تم مجھے ملامت (ل م و)

لَامَ يَلُوْمُ ، لَوْمًا : ملامت کرنا

اردو میں: لوم (ملامت)، لائم (ملامت کرنیوالا) ملامت

قرآنی اصطلاح : لَوْمَةَ لَائِمٍ ملامت کرنے والے کی ملامت

وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ - اور (بلکہ) ملامت کرو اپنے آپ کو

مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ - نہیں ہوں میں فریاد رسی کرنے والا تمہاری (ص ر خ)

صَرَخَ : چیخنا

أَصْرَخَ يُصْرِخُ ، إِصْرَاخًا : مدد کے لیے پکارنا، مدد کرنا، فریاد رسی کرنا (IV)

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ - اور نہ تم فریاد رسی کرنے والے ہو میری

مُصرِخ : مدد (فریادرسی) کرنے والا

اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ - بلاشبہ میں انکار کرتا ہوں اس کا جو

اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ - تم شریک بناتے رہے مجھے اس سے پہلے

اَشْرَكَ يُشْرِكُ ، اِشْرَاكٌ : شریک بنانا (IV)

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ - بیشک ظالم لوگ کے لیے ہے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ - عذاب بہت دردناک

وَ قَالَ الشَّيۡطٰنُ لَمَّا قُضِىَ الۡاَمۡرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمۡ وَعۡدَ الۡحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمۡ فَاَخۡلَفۡتُكُمۡ‌ؕ وَ مَا كَانَ لِىَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّاۤ اَنۡ
دَعَوۡتُكُمۡ فَاسۡتَجَبۡتُمۡ لِىۡ‌ۚ فَلَا تَلُوۡمُوۡنِىۡ وَ لُوۡمُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ‌ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصۡرِخِكُمۡ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُصۡرِخِىَّ‌ؕ اِنِّىۡ كَفَرۡتُ بِمَاۤ اَشۡرَكۡتُمُوۡنِ مِنۡ
قَبۡلُ‌ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿٢٢﴾

اور جب فیصلہ چکا دیا جائے گا تو شیطان کہے گا "حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جو وعدے تم سے کیے تھے وہ سب سچے تھے اور میں نے جتنے وعدے کیے ان میں سے کوئی بھی پورا نہ کیا میرا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں، میں نے اِس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ اپنے راستے کی طرف تمہیں دعوت دی اور تم نے میری دعوت پر لبیک کہا اب مجھے ملامت نہ کرو، اپنے آپ ہی کو ملامت کرو یہاں نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری اس سے پہلے جو تم نے مجھے خدائی میں شریک بنا رکھا تھا میں اس سے بری الذمہ ہوں، ایسے ظالموں کے لیے دردناک سزا یقینی ہے"

After the matter has been finally decided Satan will say: "Surely whatever Allah promised you was true; as for me, I went back on the promise I made to you. I had no power over you except that I called you to my way and you responded to me. So, do not blame me but blame yourselves. Here, neither I can come to your rescue, nor can you come to mine. I disavow your former act of associating me in the past with Allah. A grievous chastisement inevitably lies ahead for such wrong-doers."

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

محشر میں شیطان کا اعتراف

- جب تمام بنی نوع انسان کی قسمت کا فیصلہ جنت یا جہنم کی صورت میں کر دیا جائے گا تو ان میں بے شمار لوگ ہوں گے جنہوں نے شیطان کے وعدوں اور سبز باغوں پر اپنی دنیاوی زندگی کی بنیاد رکھی ہو گی اور اسی راستے پر چل کر زندگی گذاری ہو گی
- شیطان کے وعدوں پہ زندگی کی تعمیر یہ ہے کہ انسان حق کو نظر انداز کرے، علم، یقین اور عمل سے خالی، غیر حقیقی بنیادوں پر اپنی زندگی گذارے اور پھر خود ساختہ مفروضوں کے تحت یہ امید قائم کرلے کہ اس کی نجات ہو جائے گی۔
- فیصلہ ہو جانے کے بعد قیامت کی اس گھڑی جب یہ لوگ شیطان کو بھی لعنت ملامت کرنے والے ہوں گے تو شیطان اس اندیشے کے ساتھ کہ یہ اپنے لیڈروں سے جھگڑے کے بعد اب میری طرف متوجہ ہوں گے کہ ان کو دوزخ تک لے آنے میں بنیادی کردار تو میرا ہی ہے وہ پہلے ہی ان کو چپ کرنے کی کوشش کرے گا اور ان سے کہے گا درحقیقت اللہ اور اس کے وعدے سچے تھے جبکہ میں اور میرے وعدے جھوٹے تھے
- میں خود مانتا ہوں کہ جو بھروسے میں نے تمہیں دلائے، جن فائدوں کے لالچ تمہیں دیے، جن خوشنما توقعات کے جال میں تم کو پھانسا اور سب سے بڑھ کر یہ یقین جو تمہیں دلایا کہ اول تو آخرت واخرت کچھ بھی نہیں ہے، سب محض ڈھکوسلا ہے، اور اگر ہوئی بھی تو فلاں حضرت کے تصدق سے تم صاف بچ نکلو گے۔ بس ان کی خدمت میں نذر و نیاز کی رشوت پیش کرتے رہو اور پھر جو چاہو کرتے پھرو، نجات کا ذمہ انکا، یہ ساری باتیں جو میں تم سے کہتا رہا اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعے سے کہلواتا رہا، یہ سب محض دھوکا تھا

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

- اللہ تعالیٰ کے سارے احکام تمہارے سامنے تھے اس کے راستے کے تمام نشانات تم پر واضح تھے۔ ان سے روگردانی کرکے تم لوگوں نے اپنی مرضی سے میرے راستے کو اختیار کیا۔

- میں نے اپنی بات تمہارے سامنے رکھی تھی اور میں نے تم سے غلط وعدے کیے تھے تو تمہیں اس وقت سوچنا چاہیے تھا، اب مجھے ملامت کرنے کا کیا فائدہ۔ ملامت کا جواز جب پیدا ہوتا ہے جب میں نے تم پر زبردستی کی ہو۔ میرے پاس نہ کوئی زور تھا نہ کوئی حکومت۔ محض ایک دعوت تھی، ایک بلاوا تھا جسے تم نے خوشدلی سے قبول کیا۔ اب ہم دونوں ہی اس کی پاداش میں پکڑے گئے ہیں۔ ایسی صورتحال میں نہ میں تمہاری فریادرسی کرسکتا ہوں نہ تم میرے لیے فریادرس بن سکتے ہو

- حقیقت یہ ہے کہ شیطان اپنے جس جرم کا قیامت کے دن اعتراف کرے گا وہ کوئی نئی بات نہیں، یہ انسان کی سادگی ہے کہ وہ اس کے جرم کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ آج بھی اگر آپ بنظر غائر دیکھیں تو آپ کو جابجا شیطان کی یہی روش نظر آئے گی۔ وہ ایک نکمّے اور نکھٹو نوجوان کو رہزنی یا نقب زنی کے ذریعے راتوں رات امیر بننے کی ترغیب دیتا ہے اور ایسا اس کے سامنے نقشہ کھینچتا ہے کہ وہ اسے زندگی کا نصب العین بنالیتا ہے لیکن جب وہ اس جرم میں پکڑا جاتا ہے تو شیطان اس کی مدد تو کیا کرے گا، دور کھڑا ہو کر مسکراتا ہے۔ اسی طرح وہ بڑے سے بڑے جرم کے لیے آدمی کے اندر رغبت پیدا کرتا ہے، اسے ایسے ایسے سبز باغ دکھاتا ہے کہ جرم کرنے والا اس کے تاریک پہلو کو کبھی دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔

- جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اس کی فرمان برداری کا راستہ چھوڑ کر کفر، شرک اور معصیت کا راستہ اختیار کرتے ہیں، وہ درحقیقت اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں، اپنے معاشرے پر ظلم کرتے ہیں، اپنے ماحول پر ظلم کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں عذاب الیم ہے کیونکہ وہ اُسی کے مستحق ہیں۔ اللهم لا تجعلنا منهم و نعوذ بك من النار - آمين

وَ اُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

وَ اُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اور داخل کیے جائیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اور انہوں نے نیک عمل کیے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ - ایسے باغات میں کہ بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ - ان کے نیچے سے نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا - وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں ان میں

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ - اپنے رب کے حکم سے

تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا - ان کی دعا (ہو گی) ان میں

سَلٰمٌ - سلام (سلامتی کی)

(ح ي ي)

حَيًّا يُحَيِّي ، تَحِيَّةً : دعا دینا (درازئ عمر کی) (۱۱)

یہ دعائے ملاقات، دعائے خیر و برکت اور استحکام کی دعا کے لیے بھی

اردو میں: تحیّات (سلام کرنا / السلام علیکم کہنا

إِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا : اور جب کوئی احترام کے ساتھ تمہیں سلام کرے تو اس کو اس سے بہتر طریقہ کے ساتھ جواب دو یا کم از کم اُسی طرح 4:86-

وَأُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا
سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

بخلاف اس کے جو لوگ دنیا میں ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک عمل کیے ہیں وہ ایسے باغوں
میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہاں وہ اپنے رب کے اذن سے ہمیشہ
رہیں گے، اور وہاں ان کا استقبال سلامتی کی مبارک باد سے ہوگا

As for those who had believed and did good in the world, they shall be admitted to the Gardens beneath which rivers flow. There, with the leave of Allah, they shall abide forever, and will be greeted with: "Peace"

محمد اقبال

وَ اُدۡخِلَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ‌ؕ تَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

اہل ایمان کا انجام

- یہاں اہل ایمان کا انجام بتایا گیا ہے کہ وہ جنت میں ایک دوسرے کو اہلًا و سہلًا، احسنت و مرحبا اور سلام و رحمت کے ساتھ خیر مقدم کریں گے اور اس میں دائمی زندگی گذاریں گے۔
- یہ وہ اہل ایمان ہیں جنہوں نے دنیا میں ایمان اور عمل صالح کا راستہ اختیار کیا۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور آخرت پر ایمان لائے۔ اور ہر اس بنیادی عقیدے کو مانا جسے ماننے کا اسلام حکم دیتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر پوری طرح عمل کرکے دکھایا اور اپنی خواہشات نفس کی پیروی کی بجائے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کو ہمیشہ اپنا مقصد جانا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کو اپنا آئیڈل اور اپنا محبوب سمجھا دنیا کی ہزاروں ترغیبات کے باوجود کبھی اسلامی شریعت سے سر موہٹنا پسند نہ کیا
- ان کے لیے قیامت کے دن ایسے محلات ہوں گے جو باغوں میں گھرے ہوئے اور جن کے نیچے سے ندیاں بہتی ہوں گی۔ وہاں وہ چند روز کے لیے نہیں جائیں گے بلکہ وہ ان کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کی قیام گاہ ہوگی جہاں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شاہی مہمان کی طرح ٹھہریں گے اور وہاں ان تمام نعمتوں سے متمتع ہونے والے وہ تنہا نہیں ہوں گے بلکہ اور بھی بیشمار افراد ہوں گے لیکن حیرانی کی بات ہے کہ اتنی بڑی تعداد ہونے کے باوجود ہر ایک کے دل میں دوسروں کے لیے درازئ عمر اور سلامتی کی دعائیں ہوں گی۔ جب وہ بھی ایک دوسرے کو دیکھیں گے تو بےساختہ ایک دوسرے کی سلامتی کے لیے اللہ تعالیٰ سے درخواست گزار ہوں گے۔ اللھم اجعلنا منھم یارب العالمین - آمین

سورۃ ابراھیم - آیات ۱۸تا ۲۳

ان حالات کی تفصیل جن سے کفار و مشرکین کو آخرت میں سابقہ پیش آئے گا

- ✓ اخلاص سے تہی اعمال کی مثال۔ راکھ کی سی، جس کا آندھی کی ہوا سے نام و نشان تک مٹ جاتا ہے
- ✓ کفر و شرک پر رہتے ہوئے کیے گئے اعمال رائیگاں چلے جاتے ہیں
- ✓ قیامت کے روز (حقیقتِ حال سامنے آجانے پر) اپنے لیڈروں کی اندھی پیروی کرنے والے پیرو اُن پر لعنت کریں گے جن کی بدولت وہ جہنم تک آ پہنچے
- ✓ شیطان بھی اپنے پیچھے چلنے والوں سے برأت کا اظہار کرے گا، کہ اس نے تو محض دعوت دی تھی تو لوگ اندھا دھند اس کے پیچھے چل پڑے
- ✓ اہل ایمان کے لیے باغات، انعامات، مبارک سلامت کی صدائیں اور رب کی خوشنودی

اضافی مواد

Reference Material

سلام کی اہمیت و فضیلت

- معانی اور مفہوم
- سلام - اسلامی تہذیب کا ایک شعار
- سلام کا موازنہ دیگر طریقہ ہائے سلام سے
- سلام کی اہمیت و فضیلت (قرآنِ کریم میں)
- سلام کی اہمیت و فضیلت (احادیثِ مبارکہ میں)
- سلام کے آداب و مسائل
- متفرقات

سلام کی اہمیت و فضیلت

معانی اور مفہوم

- سلام سے مراد سلامتی، امن اور عافیت ہے
- امام راغبؒ نے اس کے معانی " ظاہری اور باطنی آفات و مصائب سے محفوظ رہنا " بتائے ہیں (التعري من الآفات الظاهرة والباطنة – مفردات غريب القرآن عن امام راغبؒ)
- سلامتی میں انسان کی ساری زندگی، اس کے معمولات، تجارت، اس کی زراعت اور اس کے عزیز و اقارب گویا معاشرتی زندگی کے سب پہلو، دین دنیا اور آخرت شامل ہوتے ہیں، گویا مخاطب کو سلام کا مطلب ہوا کہ " تمہاری دنیا اور آخرت کی زندگی کے تمام معمولات اور انجام، امن اور عافیت والے ہوں "
- اس مفہوم کو نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیثِ مبارکہ واضح کرتی ہے " المسْلِمُ مَن سَلِمَ المسْلِمُونَ مِن لِسانِهِ ويَدِهِ .... صحیح معنوں میں مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان امن اور عافیت میں رہیں - البخاري و مسلم"
- لفظ " سلام " اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، اور " السلام عليكم " کے معنی ہیں " الله رقيب عليكم " یعنی اللہ تعالیٰ تمہارا محافظ اور نگہبان ہو (احکام القرآن - علامہ ابن العربی)
- سلام تو در حقیقت اللہ تعالیٰ کا وہ پیارا نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے زمین پر اتارا ہے، لہٰذا اس سے بہتر کوئی سلام کیسے ہو سکتا ہے (السلامُ اسمٌ من أسماءِ اللهِ وضَعَهُ اللهُ في الأرضِ)؟ مرقاة من ملا علی قاریؒ

سلام کی اہمیت وفضیلت

سلام - اسلامی تہذیب کا ایک شعار

- دنیا میں تمام لوگ ملاقات کے وقت اپنے مذہب، تہذیب و تمدن اور اخلاق و اطوار کی بنا پر ایک دوسرے کے لیے نیک جذبات کا اظہار کرتے ہیں جیسے ہیلو (Hello)، ہائے (Hi)، good morning, good evening، نمستے، ست سری اکال وغیرہ
- زمانہ اسلام سے پہلے عرب کے لوگ سلام کرنے کے لئے مختلف الفاظ استعمال کرتے تھے۔ کچھ لوگ حیاک اللہ (اللہ تجھے زندہ رکھے) کہتے، کچھ أَنْعَمَ صَبَاحًا (تمہاری صبح اچھی اور خوش گوار ہو/ صبح بخیر) کہتے، کچھ أَنعَمَ اللہ بك عینًا کہتے یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے
- آپ ﷺ نے اس طرزِ تحیات کو بدل کر "السلام علیکم" کہنے کا طریقہ جاری فرمایا، وہ الفاظ جن کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو دی تھی۔
- اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ السلام علیکم کے الفاظ ملاقات کے وقت استعمال کرنا شعائر اسلام یعنی اسلام کی نشانیوں میں سے ہے اور صبح بخیر، شب بخیر، آداب، صباح النور، مساء الخیر جیسے الفاظ سے سلام ادا نہیں ہوتا اور سلام کرنے کے ان الفاظ سے احتراز کرنا چاہیے اور ان کو رواج نہ دینا چاہیے۔ البتہ اگر غیر مسلموں کے ساتھ ان لفاظ کو ادا کیا جا سکتا ہے
- ہر مسلمان سے ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت رسول ﷺ ہے اور آپ ﷺ نے مسلمانوں کے باہمی "سلام" کو رواج دینے کی بڑی تاکید فرمائی ہے اور اس عمل کو سب اعمال سے افضل قرار دیا ہے اور اس کے فضائل و برکات اور اس کا (خوب) اجر و ثواب بیان فرمایا ہے (جو آگے درج ہے)

سلام کی اہمیت و فضیلت

سلام کا موازنہ دیگر طریقہ ہائے سلام سے

- "سلام" کا اگر دیگر مہذب قوموں کے ملنے کے وقت کے الفاظ اور طریقوں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو واضح طور پر معلوم ہوگا کہ "سلام" جتنا جامع ہے کوئی دوسرا لفظ یا طریقہ اتنا جامع نہیں ہے
- "سلام" صرف اظہارِ محبت ہی نہیں بلکہ ساتھ ساتھ ادائے حق محبت بھی ہے کہ اس میں ایک سلام کرنے والا مسلمان بھائی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ: اللہ تعالیٰ آپ کو تمام آفات و بلیات سے سلامت رکھے
- پھر یہ دعا بھی عرب لوگوں کے طرز پر صرف زندہ رہنے کی نہیں بلکہ "حیاتِ طیبہ" (یعنی تمام آفات و بلیات سے محفوظ رہنے) کی دعا ہوتی ہے
- اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ میں اور آپ ہم دونوں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور ہم دونوں ایک دوسرے کو نفع اور ضرر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچا سکتے۔ اس معنی و مفہوم کے اعتبار سے یہ کلمہ (سلام) ایک عبادت بھی ہے اور اپنے مسلمان بھائی کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلانے کا ذریعہ بھی۔
- سلام میں یہ بات بھی مضمر ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگ رہا ہے کہ میرے مخاطب کو تمام آفات و بلیات سے محفوظ فرمادے، اس سے وہ یہ وعدہ بھی کر رہا ہے کہ مجھ سے تمہاری جان، مال اور عزت سلامت (محفوظ) ہے

سلام کی اہمیت و فضیلت (قرآنِ کریم میں)

- اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا، وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۔اورجب تمہیں کوئی سلام کہے تو اسے سلام کا بہتر جواب دو یا کم سے کم اتنا ہی ضرور لوٹا دو۔ (النساء، 86)
- سورة النور میں ارشاد فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا (24:27) اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی رضا نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو
- قرآنِ کریم میں متعدد آیات ہیں جو سلام کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں :

← وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ... (سورۃ الزمر، ۷۳)، تو داروغہ جنت ان سے کہے گا۔تم پر سلام ہو، تم بہت اچھے رہے۔اب اس میں ہمیشہ کے لیئے داخل ہو جاؤ

← وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ... (سورۃ الأعراف، ۴۶)، تو وہ اہل بہشت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو

← دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ... (سورۃ یونس، ۱۰)، جب وہ ان کی نعمتوں کو دیکھیں گے تو بے ساختہ کہیں گے " سبحان اللہ "اور آپس میں ان کی دعا "سلام " ہو گی

← يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ(سورۃ النحل، ۳۴) وہ السلام علیکم کہیں گے کہ داخل ہو جاؤ جنت میں...

← تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ... (سورۃ یا لأحزاب، ۴۴)، س روز وہ ان سے ملیں گے ان کا تحفہ (اللہ کی طرف سے) سلام ہو گا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے

سلام کی اہمیت وفضیلت (قرآنِ کریم میں)

o ..... قرآنِ کریم میں متعدد آیات ہیں جو سلام کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں:

← فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ.. (سورۃالنور، ٦١)، جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں کو سلام کیا کرو، دعائے خیر، اللہ کی طرف سے مقرر فرمائی ہوئی، بڑی بابرکت اور پاکیزہ

← وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾... (سورۃ الرعد)، ملائکہ ہر طرف سے اُن کے استقبال کے لیے آئیں گے اور اُن سے کہیں گے کہ "تم پر سلامتی ہے، تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اُس کی بدولت آج تم اِس کے مستحق ہوئے ہو" پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر!

← وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ (سورۃالزمر، ٧٣)، اور جو لوگ اپنے رب کی نافرمانی سے پرہیز کرتے تھے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے، اور اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے، تو اُس کے منتظمین ان سے کہیں گے کہ "سلام ہو تم پر، بہت اچھے رہے، داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لیے"

← هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٤﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ﴿٢٥﴾(سورۃ الذاریات) کیا ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی حکایت بھی تمہیں پہنچی ہے؟ جب وہ اُس کے ہاں آئے تو کہا آپ کو سلام ہے اُس نے کہا "آپ لوگوں کو بھی سلام ہے

سلام کی اہمیت و فضیلت (احادیث مبارکہ میں)

- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان سے فرمایا کہ ان فرشتوں کے پاس جاؤ اور انھیں سلام کرو اور سنو کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہاری اولاد کے سلام کا جواب ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے السلام علیکم کہا فرشتوں نے جواب میں وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ کہا (صحیح بخاری: 6227)
- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ اپنے درمیان سلام کو عام کرو۔ (سنن ابی داؤد: 5193)
- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! الرَّجُلاَنِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ؟ فَقَالَ: "أَوْلاَهُمَا بِاللهِ" ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک سب سے بہتر شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے (سنن ابی داود)
- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لاَ تَدْخُلُوا الجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنوا، وَلاَ تُؤْمِنوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلاَ أَدُلُّكُم عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُم؟ أَفْشُوا السَّلاَمَ بَيْنَكُم (مسلم) آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور اس وقت تک مومن نہ ہوگے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کروگے کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں کہ جس پر عمل کرنے سے تم باہم محبت کرنے لگو : یہ کے سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ

سلام کی اہمیت و فضیلت (احادیث مبارکہ میں)

- حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : " بڑا بخیل وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔" (طبرانی، معجم کبیر)
- حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : " سلام " اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا ہے، اس لئے تم آپس میں " سلام " کو عام کرو، کیوں کہ مسلمان آدمی جب کسی مجلس میں جاتا ہے اور اہل مجلس کو سلام کرتا ہے تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضیلت کا ایک بلند مقام حاصل ہو جاتا ہے، کیوں کہ اس نے سب کو " سلام " (یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد دلائی) اگر مجلس والوں نے اس کے " سلام " کا جواب نہ دیا تو ایسے لوگ اس کے " سلام "جواب دیں گے جو اس مجلس والوں سے بہتر ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق فرشتے)۔ (مسند بزار، معجم کبیر)
- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگو! خداوند رحمٰن کی عبادت کرو اور بندگانِ خدا کو کھانا کھلاؤ (محتاج اور مسکین بندوں کو بطور صدقہ کے اور دوستوں عزیزوں اور اللہ کے نیک بندوں کو بطور ہدیہ، اخلاص اور محبّت کے کھانا کھلایا جائے، جو لوگوں کو جوڑنے اور باہم محبت والفت پیدا کرنے کا بہترین وسیلہ ہے) اور سلام کو پھیلاؤ تو تم پوری سلامتی کے ساتھ جنت میں پہنچ جاؤ گے (سنن ابی داود والترمذی)

- آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے، پھر کچھ دیر بعد دیوار، درخت یا پتھر درمیان میں حائل ہو جائے تو پھر دوبارہ سلام کرے، یعنی جتنی بار ملاقات ہوا تنی بار سلام کرتا رہے (سنن ابی داود)

سلام کے آداب

- سلام کرنا سنت ہے، مگر اس کا جواب دینا واجب ہے
- سلام جمع کے صیغے کے ساتھ کیا جائے اور جواب بھی جمع کے صیغے کے ساتھ چاہے سلام کرنے والا اور جواب دینے والا فردِ واحد ہوں
- آپس میں ملاقات کے وقت بات چیت اور گفتگو سے قبل سلام کریں (اس کا اطلاق ٹیلی فون اور آن لائن گفتگو پر بھی)۔
- ٹیلی فون پر ہیلو کی بجائے سلام کہنا مسنون ضمرے میں آئے گا، یہ احسن ہے اور باعث اجر ہوگا، تاہم اگر پہلے سے معلوم ہو کہ فون کرنے والا غیر مسلم ہے تو سلام (greeting) کا کوئی دوسرا مروجہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے
- اپنے مکتوبات (خطوط، پیغامات، ای میل) کا آغاز بھی سلام سے کریں، (نبی اکرم ﷺ نے جو خطوط لکھے ان کا آغاز سلام سے کیا)
- گھر میں داخل ہوں تو پہلے سلام کریں (نبی کریم ﷺ جب رات کو اپنے گھر میں داخل ہوتے تو اس طرح سلام کرتے کہ جاگنے والا سن لے اور جو سویا ہوا ہو وہ نہ جاگے)
- کسی کے گھر جائیں تو پہلے سلام کریں اور پھر اجازت طلب کریں (جب آپ ﷺ کسی دروازے پر تشریف لے جاتے تھے تو دروازے کے بالمقابل کھڑے نہ ہوتے تھے بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے تھے اور السلام علیکم کہتے تھے)
- کسی بڑے مجمع میں جائیں تو اتنت زور سے سلام کریں کہ سب سن لیں یا دوسری اور تیسری بار سلام کریں (سب تک سلام پہنچانے کے لیے (جب لوگ زیادہ ہوتے اور ایک بار میں سلام نہیں پہنچ پاتا تو تین بار سلام کہتے تھے۔ جب آپ کو خیال ہوتا کہ پہلی اور دوسری بار نہیں سُنا تو سہ بار سلام کرتے تھے)
- سلام میں پہل کریں (نبی اکرم ﷺ جس سے ملتے پہلے آپؐ سلام کرتے)

سلام کے آداب

- سلام کا اضافے کے ساتھ جواب دیں، (السلام علیکم کے جواب میں و علیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاۃ کہیں)
- سلام اتنی بلند آواز سے کرے کہ سلام کیے جانے والے کو بآسانی آواز پہنچ جائے
- عزیز، دوست، چھوٹے، بڑے، جانے پہچانے اور انجانے سب کو سلام کریں ۔(البخاری)
- چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے ۔(البخاری)
- سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے ۔(البخاری)
- پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے ۔(البخاری)
- چھوٹا بڑے کو سلام کرے ۔(البخاری)
- اگر کوئی غائب شخص سلام پہنچائے تو اس طرح جواب دے، وعليك وعليه السلام ورحمة الله وبركاتة ۔(الترمذی)
- جب کسی کی ملاقات سے فارغ ہو کر رخصت ہونے لگے تو سلام وداع کرے، یہ بھی سنت ہے ۔(الترمذی)
- اگر سلام کرنے والی ایک جماعت ہو تو صرف ایک آدمی کا سلام کرنا کافی ہے؛ البتہ تمام کا سلام کرنا افضل ہے
- دو گروہوں کا آپس میں ملاقات ہو تو ان میں سے کسی ایک کا سلام کرنا اور دوسرے کا جواب دینا کافی گا
- اگر کسی شخص کو سلام کرنا ہو جو بہرا ہو تو ہاتھ سے اشارہ بھی کریں اور زبان سے لفظ سلام بھی کہیں

سلام کے آداب

کن لوگوں کو سلام نہیں کرنا چاہئے

← نماز پڑھتے ہوئے شخص کو

← خطبہ دیتے ہوئے شخص کو

← قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے شخص کو

← اذان دیتے ہوئے شخص کو

← اقامت کہتے ہوئے شخص کو

← قرآن و احادیث اور دینی کتابوں کا درس دیتے ہوئے شخص کو

← قضائے حاجت، وضوء اور استنجاء کرتے ہوئے شخص کو

← جو برہنہ حالت میں ہو

← جو کھانا کھا رہا ہو

سلام کی اہمیت و فضیلت

متفرقات

- آج کل عرب ممالک میں صباح النور اور مساء النور کے الفاظ ملاقات کے وقت مستعمل ہیں، یہ اسلامی طریقہ نہیں ہے، ملاقات کے وقت السلام علیکم .... کے مسنون الفاظ سے ہی سلام کریں
- ہر مسلمان سے ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے لیکن کوئی سلام کرے تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔ عام طور پر معاشرہ میں یہ عادت نظر آتی ہے کہ جب ہم کسی کو سلام کریں السلام علیکم، تو جواب میں دوسرا شخص بھی یہی کہتا ہے السلام علیکم، اس طرح کرنے سے دوسرے شخص کے ذمہ سے واجب ادا نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس نے بھی پہلے شخص کے انداز میں سلام کر دیا حالانکہ اسے سلام کا جواب دینا چاہیے تھا یعنی و علیکم السلام۔
- اس کو لکھنے میں بعض اوقات غلطی کی جاتی ہے، اسلام علیکم اور بعض اوقات السلام و علیکم لکھا جاتا ہے جو صحیح نہیں ہیں اس کی درست املاء السلام علیکم ہے
- اس کو ادا کرنے میں بھی بعض لوگ غلطی کرتے ہیں، اسام علیکم، سام علیکم اور سلاما لیکم یہ سب صحیح ادائے تلفظ نہیں ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ صحیح طریقے سے ادا کیا جانا چاہیے